بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۸/۷۳ | بدھ ۲۲ ذوالحجہ ۱۴۰۴ھ ؛ ۱۹ تبوک ۱۳۶۳ ہش ؛ ۱۹ ستمبر ۱۹۸۴ء | نمبر ۲۱۴

اخبار احمدیہ

۔۔ ربوہ ۱۸ ستمبر / تبوک ۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

"متلی اور ضعف کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے"

احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولائے کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے ۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دریائے مصیبت سے پار ہونے کے لیے تقویٰ کے سوا کوئی کشتی نہیں

دکھ اٹھا کر سوز و گداز اختیار کر کے اور راستی میں محو ہو کر اپنی قربانی آپ ادا کرو!

ہمارا خدا بڑا رحیم و کریم ہے کہ رونے والوں پر اس کا غصہ تھم جاتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت مسیح موعود نے "الوصیۃ" کے نام سے ۲۷ فروری ۱۹۰۵ء کو ایک اشتہار شائع فرمایا۔ اس میں حضور رقم فرماتے ہیں :۔

"قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ۔ قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُکُمْ یعنی اُن کو کہہ دے کہ میرا خدا تمہاری پروا کیا رکھتا ہے اگر تم بندگی نہ کرو اور دعاؤں میں مشغول نہ رہو۔

دوستو! خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے حال پر رحم کرے ..... دوستو! اٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ کہ اس زمانہ کی نسل کے لئے نہایت مصیبت کا وقت آگیا ہے۔ اب اس دریا سے پار ہونے کے لئے بجز تقویٰ کے اور کوئی کشتی نہیں۔ مومن خوف کے وقت خدا کی طرف جھکتا ہے کہ بغیر اس کے کوئی امن نہیں اب دکھ اٹھا کر اور سوز و گداز اختیار کر کے اپنا کفارہ آپ دو اور راستی میں محو ہو کر اپنی قربانی آپ ادا کرو۔ اور تقویٰ کی راہ میں پورے زور سے کام لے کر اپنا بوجھ آپ اٹھاؤ کہ ہمارا خدا بڑا رحیم و کریم ہے کہ رونے والوں پر اس کا غصہ تھم جاتا ہے۔ مگر وہی جو قبل از وقت روتے ہیں نہ مردوں کی لاشوں کو دیکھ کر ..... سو نیکی کرو اور خدا کے رحم کے امیدوار ہو جاؤ خدا تعالیٰ کی طرف پوری قوت کے ساتھ حرکت کرو۔ اور اگر یہ نہیں تو بیمار کی طرح افتاں خیزاں اس کی رضا کے دروازہ تک اپنے تئیں پہنچاؤ۔ اور اگر یہ بھی نہیں تو مردہ کی طرح اپنے اٹھائے جانے کا ذریعہ صدقہ خیرات کے راہ سے پیدا کرو۔ نہایت تنگی کے دن ہیں اور آسمان پر خدا کا غضب بھڑک رہا ہے۔ آج محض زبانی لاف و گزاف سے تم پار نہیں ہو سکتے۔ ایسی حالت بناؤ اور ایسی تبدیلی اپنے اندر پیدا کرو اور ایسے تقویٰ کی راہ پر قدم مارو کہ وہ رحیم و کریم خوش ہو جائے۔ اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی کی جگہ بناؤ۔ اپنے دلوں پر سے ناپاکیوں کے زنگ دور کرو۔ بیجا کینوں اور بخلوں اور بدزبانیوں سے پرہیز کرو اور قبل اس کے کہ وہ وقت آوے کہ انسانوں کو دیوانہ سا بنا دے بیقراری کی دعاؤں سے خود دیوانے بن جاؤ۔ عجب بدبخت وہ لوگ ہیں کہ جو مذہب صرف اس بات کا نام رکھتے ہیں کہ محض زبان کی چالاکیوں پر سارا دارومدار ہو اور دل سیاہ اور ناپاک اور دنیا کا کیڑا ہو۔ پس اگر تم اپنی خیر چاہتے ہو تو ایسے مت بنو۔ عجب بدقسمت وہ شخص ہے کہ جو اپنے نفس امارہ کی طرف ایک نظر بھی اٹھا کر نہیں دیکھتا اور بدبودار تعصب سے دوسروں کو بدزبانی سے پکارتا ہے۔ پس ایسے شخص پر ہلاکت کی راہ کھلی ہے۔ (باقی صـ۸ پر)

خصوصی درخواستِ دعا

● محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں :۔

"آج ۱۸ اگست کو صبح ٹیلیفون پر اطلاع ملی ہے کہ میری بیٹی عزیزہ امۃ الوکیل بیگم، بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب ابن محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب کا پتے کا آپریشن واشنگٹن (امریکہ) میں ہوا ہے۔ خدا کے فضل سے آپریشن کامیاب رہا ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ عزیزہ موصوفہ کو صحتیابی عطا کرے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے اور اپنے فضل اور رحم سے نوازتا رہے۔" (آمین!)

● میری اہلیہ محترمہ طاہرہ مبشر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ڈیرہ غازیخان کئی دنوں سے علیل ہیں۔ پہلے گردن میں درد تھا۔ پھر پھیل کر دائیں بازو میں آگیا۔ اور اب بخار بھی ہونے لگا ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ مولا کریم جو شافی مطلق ہے۔ میری اہلیہ کو شفاء کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔

(عبدالرحمٰن مبشر رحمانیہ منزل بلاک جی ڈیرہ غازی خان)

خاکسار کے والد صاحب کا پرائسٹیٹ گلینڈز کا آپریشن مورخہ ۹/۸/۸۴ کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے جو خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا ہے تاحال کمزوری کافی ہے جس کی وجہ سے پریشانی ہے۔ قارئین الفضل سے والد صاحب کی جلد کامل شفایابی کے لیے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ (مسعود احمد کارکن تحریک جدید ربوہ)

امرا کرام / صدر صاحبان

۲۸ ستمبر سے

"ہفتہ تحریک جدید" منائیں

(وکیل المال اوّل)

پبلشر: مسعود احمد ، طابع سید عبدالحی ، مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت روزنامہ الفضل ۔ دارالرحمت غربی ربوہ : قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۲ ذوالحجہ ۱۴۰۴ھ
۱۹ تبوک ۱۳۶۳ ہش

ایک حسین وادی کی سیر

الٰہی جماعتوں کی تاریخ قربانیوں کی ایک ایسی پُر لطف اور دلچسپ داستان ہوتی ہے کہ اس کو جتنا پڑھتے جائیں روحانی لذت اور کیف و سرور کے نئے ابواب کھلتے چلے جاتے ہیں دنیا کے کسی قصہ، ناول یا افسانے میں وہ لطف نہیں ہوتا جتنا انبیاء علیہم السلام کے واقعات میں ہوتا ہے ایک کے بعد نئی کہانی اور ایک کے بعد نیا قصہ انسان کو اس مزے سے اپنے ساتھ لئے چلا جاتا ہے کہ نہ ذہن تھکتا ہے نہ اعصاب متاثر ہوتے ہیں نہ کہیں یکسانیت بوریت یا اکتاہٹ کا احساس ہوتا ہے۔ ہر قدم پر تحیّر کے نئے انداز چونکاتے ہیں اور حیرانگی کی نئی دنیا جنم لیتی ہے۔ سب انسانی اصول دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں اور سب ذہنی موشگافیاں بے کار ٹھہرتی ہیں۔ یہ کیوں ہوتا ہے؟ یہ کس طرح ہوتا ہے؟ اس کی بنیاد اور اصل کیا ہے؟ اس کا جواب کوئی ایسا مشکل نہیں۔ دراصل اس جواب کی گہرائیوں میں اتر کر اس پر عمل پیرا ہونا مشکل ہے۔ ان لوگوں کی زندگیوں کا نقطۂ مرکزی اور محور صرف یہی ہوتا ہے کہ

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ (الانعام ع ۱۶: ۱۶۳)

ترجمہ:۔ تو (ان سے) کہہ دے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہیں۔ جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

جب یہ خدا پرست بندے اپنی عبادات، قربانیوں، زندگی بھر کی خوشی اور غمی کو محض اللہ کے لئے اختیار کرتے ہیں تو ان کی زندگی کے تمام اصول اور ان اصولوں کا اس کی زندگی پر ہر قسم کا اطلاق عام انسان کی نسبت سے بالکل بدل جاتا ہے۔ دنیا حیران ہو کر یہ دیکھتی ہے کہ جب اس پر کوئی اچھا وقت آتا ہے تو یہ بندہ شکر کے مارے رو رو کر اپنی پیشانی گھسا دیتا ہے اور جب اس بندے پر کوئی مشکل وقت آتا ہے تو اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہتا کیونکہ اس کا یہ یقین ہوتا ہے کہ اس غم کے بعد اسے اللہ تعالیٰ کا قرب پہلے سے بڑھ کر حاصل ہو جائے گا۔ اس کا اپنے رب سے پیار پہلے سے کئی گنا بڑھ جائے گا اور یہ اپنے رب کا پیار ہی وہ لذت ہے جو اسے بھڑکتی آگوں میں بے ساختہ کود جانے پر مجبور کر دیتی ہے۔ جہاں دنیا کے اصول احتیاط اور مصلحت کا درس دیتے ہیں۔ وہاں پر یہ بندے ہر چہ بادا باد کہہ کر ہر مشکل کو بڑھ کر گلے سے لگا لیتے ہیں اور ہر تکلیف کو خوشی سے لبیک کہتے ہیں۔

ان بندوں کے اس یقین کامل اور دنیا بھر کے اصولوں سے بے پرواہی کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ انہیں اپنے رب کی ذات پر بے پناہ اعتقاد ہوتا ہے۔ وہ ان دیکھے خدا کی قدرتوں پر اس درجہ سختی سے ایمان رکھتے ہیں۔ کہ نظروں کے سامنے موجود چیزوں کو جھٹلا دیتے ہیں۔ ان کی آنکھوں کے سامنے انسانوں کی قوت طاقت اور جبروت ہوتی ہے۔ انسانوں کی زیادتی اور ظلم ہوتا ہے۔ مگر ان کو اللہ کے بھیجے ہوئے ان ملائکہ کی تائید و نصرت پر اعتماد و اعتبار ہر قوت و طاقت سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ ان کا ذکر کرتے ہوئے قرآن کریم فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ (حٰمٓ السجدہ ۴۱: ۳۱)

ترجمہ:۔ وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے پھر مستقل مزاجی سے اس عقیدہ پر قائم ہو گئے۔ ان پر فرشتے اتریں گے یہ کہتے ہوئے کہ ڈرو نہیں اور کسی پچھلی غلطی کا غم نہ کرو اور اس جنت کے ملنے سے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

یہ ملائکہ جب ایسے انسانوں پر اترتے ہیں تو ان کے قدموں کو پہلے سے زیادہ مضبوط کر دیتے ہیں۔ ان کو ہر خوف سے آزاد کر دیتے ہیں۔ بلکہ ماضی میں کی گئی کوتاہیاں اور کمزوریاں بھی ان کو پریشان نہیں کرتیں۔ بلکہ ان کو صرف اور صرف اپنے رب کے پیار اور رضا کی وہ دنیا نظر آتی ہے جس سے بڑھ کر اور کوئی جنت نہیں جس سے بڑھ کر اور کوئی نعمت نہیں جس سے بڑھ کر اور کوئی لطف کیف یا سرور نہیں۔ اللہ کی محبت اس پیارے کا پیار وہ بےخود کر دینے والا نشہ ہے جس کے متعلق شاعر نے یوں ترجمانی کی ہے۔

؎ یہ وہ نشہ نہیں جسے ترشی اتار دے۔

دنیاوی نشے تو ترشی اور تلخی آن واحد میں اتار پھینکتی ہے لیکن جس کو اپنے رب کی محبت کی چاٹ لگ جائے اس کا نشہ کبھی نہیں اترتا۔ اس کا سرور کبھی نہیں ٹوٹتا۔ دنیا کی جتنی ترشی اور تلخی اور تنگی ان پر حملہ آور ہو تکالیف اور مصائب کے دیو نئے سے نیا خوفناک روپ دھار کر آ جائیں ان کے کیف و لذت میں کوئی فرق نہیں ہو سکتا۔ وہ اپنے محبوب کی راہ میں ہر تکلیف کو لذت سمجھتے ہیں۔

حضرت مولانا برہان الدین جہلمی صاحب کو جب مخالفوں نے گھیر لیا اور ان کو مارنے پیٹنے کے بعد زبردستی ان کے منہ میں گوبر ٹھونس دیا تو اس خدامت کے منہ سے جو الفاظ نکلے وہ ہمیشہ تاریخ مذاہب میں جلی حروف بن کر ہر تاریکی میں چودھویں کے چاند سے بھی زیادہ بڑھ چڑھ کر چمکتے رہیں گے۔ اس خدا نما وجود نے کہا۔

"اوئے برہانا! اے نعمتاں کتھے!!"

یہی وہ مرحلہ ہے جب عقل انسانی ششدر اور حیران ہو جاتی ہے۔ دنیا بھر کی عظمتیں ایک فقیر کے سامنے سجدہ ریز ہو جاتی ہیں۔ کیا کبھی کسی نے گوبر کو بھی نعمت کہا ہے۔

ہوتا ہوگا! عام دنیا میں بے شک ایسا ہوتا ہوگا۔ لیکن خدا کا یہ بندہ تو کہتا ہے کہ اے برہان الدین! اس گوبر سے بڑھ کر کوئی نعمت تجھے اس سے پہلے نہیں ملی۔ اس سے بڑی کوئی لذت تو نے پہلے نہیں چکھی! ایسا کیوں ہے؟ دنیا بھر کے ذہین لوگوں سمجھدار اور صاحب عقل لوگوں کے بنائے ہوئے اصول دھرے کے دھرے کیوں رہ گئے؟ گوبر کی گندگی کی جگہ وہ کیسی چیز تھی جس نے برہان الدین کے جسم کے انگ انگ کو مسرتوں اور لذتوں سے بھر دیا برہان الدین کو اپنے جسم کے ایک ایک ذرے سے خوشبوئیں پھوٹتی کیوں محسوس ہو رہی تھیں؟ اسی لئے تاکہ اس گوبر کے پیچھے اسے اپنے رب کا پیار جھلکتا دکھائی دیتا تھا۔ عرش کا خدا اپنے برہان الدین کی اس بات پر کس پیار سے مسکراتا ہوگا۔ دنیا بھر کی نعمتیں اور لذتیں، اعلیٰ سے اعلیٰ کھانے اور مشروب پینے والوں نے کبھی اپنے خدا کا اس طرح سے شکر کب کیا ہوگا؟ جس طرح برہان الدین نے گوبر کھا کر کیا؟ اور اس خدا نے اس پیارے محبوب خدا نے کسی کے شکر کو اس پیار سے کب قبول کیا ہوگا؟ اس برہان الدین کی خوشی کا ٹھکانہ اسی لئے تو تھا کہ اس کے کانوں میں غیب سے آنے والی یہ ندا پوری قوت و شوکت سے گونج رہی تھی۔

یٰٓاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ۝ ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً ۝ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ۝ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ۝ (الفجر ۸۹: ۲۸ تا ۳۱)

ترجمہ:۔ اے نفس مطمئنہ! اپنے رب کی طرف لوٹ آ (اس حال میں کہ تو اسے) پسند کرنے والا بھی ہے اور اس کا پسندیدہ بھی۔ پھر (تیرا رب تجھے کہتا ہے کہ) آ میرے (خاص) بندوں میں داخل ہو جا۔ اور (آ) میری جنت میں بھی داخل ہو جا۔

یہ ہے اس ان دیکھے خدا کی آواز جو دنیا کی ہر نظر آنے والی قوت و طاقت کو پرکاہ کی حیثیت بھی نہیں دیتی۔ یہ ہے وہ آواز جو انسان کو اس ارضی فانی اور ناقص دنیا سے اٹھا کر اپنے رب کی محبت اور اس کے پیار کی حسین اور دلکش وادیوں میں لے جاتی ہے۔ اس وادی میں جا کر حیرت انگیز واقعات رونما ہوتے ہیں روحانی لذت اور کیف و سرور کے نئے نئے ابواب کھلتے چلے جاتے ہیں۔ ہر قدم پر دنیادار آدمی حیران و ششدر ہوتا چلا جاتا ہے۔

مبارک ہیں وہ لوگ جو اس بستی کے باسی ہیں۔ صد مبارک ہیں وہ لوگ اس حسین و دلکش وادی میں دھونی رمائے بیٹھے ہیں۔ اور وہ بھی مبارک باد کے مستحق ہیں جو اس وادی کی طرف دیوانہ وار قدم بڑھائے چلے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ سب کو اس حسین وادی کا باسی بنا دے۔ سب کو اپنی محبت کے نشے میں ایسا مست کر دے کہ کوئی ترشی اور تلخی اس نشے کو نہ اتار سکے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا کی اہمیت و آداب اور اس کی تاثیرات

(مکرم مظفر احمد دُرّانی صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

"اگر تم چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا۔" (حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ)

دعا ایک روحانی ہتھیار ہے جو کبھی کُند نہیں ہوتا۔ یہ وہ آسمانی حربہ ہے جو محالات کو ممکنات میں بدل دیتا ہے۔ اس میں وہ قوت اور تاثیر پائی جاتی ہے کہ شاہوں کو ان کے تختوں سے گرا دیتی اور انہی تختوں پر گداؤں کو بٹھا دیتی ہے۔ دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشتِ خاک کو کیمیا کر دیتی ہے یہ وہ آبِ حیات ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھوتا اور ابدی زندگی سے نوازتا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ۔

یعنی تم مجھے پکارو میں تمہیں جواب دونگا۔

اس سلسلہ میں حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"ہر ایک شئے کی ایک اُمّ ہوتی ہے میں نے سوچا کہ اللہ تعالیٰ کے جو انعامات ہیں ان کی اُمّ کیا ہے خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ ان کی اُمّ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ہے کوئی انسان بدی سے بچ نہیں سکتا جب تک خدا تعالیٰ کا فضل نہ ہو پس اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ۔ فرما کر یہ جتلا دیا کہ عاصم وہی ہے جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ۶ صـ۳)

- اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں دوسری جگہ فرماتا ہے۔

اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۝

(البقرہ: ۱۸۷)

کہ میں دعا کرنے والوں کی دعائیں قبول کرتا ہوں۔

- دعا کی اہمیت بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفرقان میں فرمایا:۔

قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُکُمْ (الفرقان)

یعنی اے رسول تو ان لوگوں سے کہہ دے کہ میرا رب تمہاری پرواہ ہی کیا کرتا ہے۔ اگر تمہاری طرف سے دعا نہ ہو۔

ہمارے آقا و مولیٰ حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دعا کی اہمیت سے متعلق جو بے شمار ارشادات فرمائے ہیں ان میں سے صرف دو کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ خُبَیْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ۔ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِقْرَءْ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَیْنِ حِیْنَ تُمْسِیْ وَحِیْنَ تُصْبِحُ۔ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَکْفِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ۔

(ابوداؤد کتاب الادب)

حضرت عبداللہ بن خبیبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ صبح و شام تم سورۃ اخلاص اور بعد کی دو سورتیں (معوذتین) تین بار پڑھا کرو۔ تو یہ ذکر تجھے ہر چیز سے بے نیاز کر دے گا یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری تمام ضرورتوں کا خود متکفل ہو جائے گا۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دن میں سَو مرتبہ یہ دعا پڑھی

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ۔ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

"اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا لاشریک ہے اسی کے واسطے تعریف ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے"

تو اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہو گا۔ اور اس کے نامۂ اعمال میں سے سَو گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔ اور سَو نیکیاں لکھ دی جائیں گی۔ اور اس روز شام تک شیطان سے امن میں رہے گا اور اس سے کوئی شخص بہتر نہ ہو گا سوائے اس کے جس نے اس سے بھی زیادہ پڑھا ہو۔

ایک جامع اور کامل دُعا

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ۔

ایک نہایت جامع اور کامل دعا ہے۔ اس کے بارے میں سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"رات کو میری ایسی حالت تھی ..... میرے اس خیال میں کوئی شک نہ تھا کہ میرا آخری وقت ہے ایسی حالت میں میری آنکھ لگ گئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ پر میں ہوں اور وہ کوچہ سربستہ سا معلوم ہوتا ہے کہ تین بھینسے آئے ہیں ایک ان میں سے میری طرف آیا تو میں نے اسے مار کر ہٹا دیا پھر دوسرا آیا تو اسے بھی ہٹا دیا پھر تیسرا آیا اور وہ ایسا پُرنور معلوم ہوتا تھا کہ میں نے خیال کیا کہ اب اس سے مفر نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کی قدرت کہ مجھے اندیشہ ہوا تو اس نے اپنا منہ ایک طرف پھیر لیا میں نے اس وقت غنیمت سمجھا کہ اس کے ساتھ رگڑ کر نکل جاؤں۔ میں وہاں سے بھاگا اور بھاگتے ہوئے خیال آیا کہ وہ بھی میرے پیچھے بھاگے گا مگر میں نے پھر کر نہ دیکھا۔ اسی وقت خواب میں خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے دل پر مندرجہ ذیل دعا القاء کی گئی۔

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ۔

اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ اسم اعظم ہے اور یہ وہ کلمات ہیں کہ جو اسے پڑھے گا ہر ایک آفت سے اسے نجات ہو گی۔"

قدرتِ ثانیہ کے مظہر ثالث رحمہ اللہ تعالیٰ اس دعا کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"یہ ایک بڑی کامل دعا ہے یہ ہمیں سچی توحید سکھاتی ہے۔ یہ ہمیں بتاتی ہے کہ کوئی مضرت، کوئی دکھ، کوئی ایذاء ہمیں پہنچ نہیں سکتی۔ نہ انسانوں کی طرف سے اور نہ اشیائے مخلوقہ کی طرف سے جب تک کہ اللہ تعالیٰ کا اذن نہ ہو اور کوئی نفع ہمیں حاصل نہیں ہو سکتا جب تک اس کی مرضی نہ ہو ..... جو شخص اس دعا کو پڑھتا رہے گا۔ وہ ہر ایک آفت سے محفوظ رہے گا اس لیے میں آج اس دعا کا مختصراً مفہوم بیان کرنے کے بعد اپنے دوستوں کو یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ وہ کثرت کے ساتھ اس دعا کو پڑھیں تا وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آجائیں تا خدا ہر وقت ان کے ساتھ ان کی مدد اور نصرت کے لیے کھڑا رہے اور اس کی رحمت ان کو ہر طرف سے گھیر لے۔ جس طرح نور اس چیز کو چاروں طرف سے گھیر لیتا ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ یہ فیصلہ کرے کہ وہ نور کے ہالہ کے اندر آجائے۔ جس طرح سمندر کی تہ پانی سے بھری ہوئی ہے اسی طرح اگر اللہ تعالیٰ کی رحمت انسان کو ڈھانپ لے اور اس کی نصرت اسے مل جائے اور وہ اس کی حفاظت میں آجائے تو نہ کوئی چیز اسے مضرت پہنچا سکتی ہے اور نہ کوئی چیز دکھ دے سکتی ہے"

(الفضل ۱۳ مارچ ۱۹۷۱ء)

آج جماعت احمدیہ پر ابتلاء کا ایک دور آیا ہوا ہے۔ ان پُرآشوب حالات میں اس خدا کی طرف نظریں لگائے اور ہاتھ پھیلائے بیٹھے ہیں جس کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

سیدنا حضرت خاتم الانبیاءؐ کے ارشادات

۱۔ عَنْ سَلْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّکُمْ حَیِیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحْیِیْ مِنْ عَبْدِہٖ اِذَا رَفَعَ اِلَیْہِ یَدَیْہِ اَنْ یَّرُدَّھُمَا صِفْرًا۔

(الجامع البخاری)

حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رب باحیا سخی ہے۔ وہ شرم کرتا ہے اپنے بندے سے کہ بندہ اس کی طرف اپنے ہاتھ کو اٹھائے اور وہ اسے خالی واپس کر دے۔

بہت بدقسمت ہے وہ انسان جس کو یہ تو معلوم ہو جائے کہ ہمارا پالنے والا کسی کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتا اور پھر وہ خدا کے آگے ہاتھ پھیلانے کی بجائے دوسرے دروازوں پر بھٹکتا پھرے۔ پس انسان کو جس چیز کی بھی ضرورت ہو۔ خواہ چھوٹی یا بڑی تو چاہیئے کہ وہ اپنے خالق و مالک کے حضور گر جائے اور التجاء کرے۔

۲۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ مَنْ لَّمْ یَسْئَلِ اللّٰهَ یَغْضَبْ عَلَیْهِ۔

(جامع ترمذی ابواب الدعوات)

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خدا تعالیٰ سے نہیں مانگتا اس پر خدا ناراض ہوتا ہے۔

انسان ہر حالت میں محتاج ہے۔ حاجت روائی کا ایک ہی وسیع رستہ ہے وہ ہے اللہ کا رستہ۔ خدا کا دروازہ۔ جب انسان کو کوئی ضرورت ہو تو وہ اِدھر اُدھر دیکھ کر خدا کے غضب کا مورد ٹھہرتا ہے۔ اسے چاہیئے کہ وہ خدا سے مانگے اور مانگتا چلا جائے۔ کیونکہ خدا کے در کو چھوڑنے والا محروم ہی نہیں مغضوب بھی بنتا ہے۔

اس لیے چاہیئے کہ آج ہم اپنی ساری ضروریات اپنے دکھ اور مصائب کا حال اپنے خدا کے آگے پیش کر دیں اور خدا پر نظر رکھیں اور اسی سے مدد کے طلب گار ہوں۔ کیونکہ جسے خدا کی تائید و نصرت حاصل ہو جائے دنیا کی کوئی طاقت اس کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتی۔ اور خدا کے فرشتے ایسے لوگوں کی حفاظت فرمایا کرتے ہیں۔

دعا کے آداب

بعض لوگ دعا کی حقیقت اور اس کے آداب سے بے علم ہونے کی وجہ سے قبولیتِ دعا کا معجزہ نہیں دیکھ پاتے۔ اور جلد بازی میں خدا تعالیٰ کے بارے میں باتیں بنانے لگ جاتے ہیں۔ دعا کے طریق اور آداب سے متعلق سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ فرماتے ہیں:۔

"دعا بڑی عجیب چیز ہے مگر افسوس یہ ہے کہ نہ دعا کرانے والے آدابِ دعا سے واقف ہیں اور نہ اس زمانہ میں دعا کرنے والے ان طریقوں سے واقف ہیں جو قبولیتِ دعا کے ہوتے ہیں بلکہ اصل تو یہ ہے کہ..... ان کی عملی حالت نے دوسروں کو دہریت کے قریب پہنچا دیا ہے دعا کے لیے سب سے اوّل اس امر کی ضرورت ہے کہ دعا کرنے والا کبھی تھک کر مایوس نہ ہو جائے اور اللہ تعالیٰ پر یہ سوءِ ظن نہ کر بیٹھے کہ اب کچھ بھی نہیں ہوگا بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ اس قدر دعا کی گئی کہ جب مقصد کا شگوفہ سرسبز ہونے کے قریب ہوتا ہے دعا کرنے والے تھک گئے ہیں جس کا نتیجہ ناکامی اور نامرادی ہو گیا ہے اور اس نامرادی نے یہاں تک بُرا اثر پہنچایا کہ دعا کی تاثیرات کا انکار شروع ہوا اور رفتہ رفتہ اس درجہ تک نوبت پہنچ گئی کہ پھر خدا کا بھی انکار کر بیٹھے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ اگر خدا ہوتا اور وہ دعاؤں کو قبول کرنے والا ہوتا تو اس قدر عرصہ دراز تک جو دعائیں کی گئیں۔ کیوں قبول نہ ہوئیں مگر ایسا خیال کرنے والا اور ٹھوکر کھانے والا انسان اگر اپنے عدم استقلال اور تلوّن کو سوچے تو اسے معلوم ہو جائے کہ ساری نامرادیاں اس کی اپنی ہی جلد بازی اور شتاب کاری کا نتیجہ ہیں جن پر خدا کی قوتوں اور طاقتوں کے متعلق بدظنی اور نامراد کرنے والی مایوسی بڑھ گئی پس کبھی تھکنا نہیں چاہیئے.....

دعا کرنے والے کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ وہ تلوّن اور عجلت کو چھوڑ کر ساری تکلیفوں کو برداشت کرتا رہے اور کبھی بھی یہ وہم نہ کرے کہ دعا قبول نہیں ہوتی۔ آخر آنے والا زمانہ آجاتا ہے۔ دعا کے نتیجے کے پیدا ہونے کا وقت پہنچ جاتا ہے جبکہ گویا مراد کا بچہ پیدا ہوتا ہے دعا کو پہلے ضروری ہے کہ اس مقام اور حد تک پہنچایا جاوے جہاں پہنچ کر وہ نتیجہ خیز ہوتی ہے۔ جس طرح آتشی شیشہ کے نیچے کپڑا رکھ دیتے ہیں اور سورج کی شعاعیں اس شیشہ پر آکر جمع ہوتی ہیں اور ان کی حرارت اور حدت اس مقام تک پہنچ جاتی ہے جو اس کپڑا کو جلا دے پھر یکایک وہ کپڑا جل اٹھتا ہے۔ اس طرح پر ضروری ہے کہ دعا اس مقام تک پہنچے جہاں اس میں وہ قوت پیدا ہو جاوے کہ نامرادیوں کو جلا دے اور مقصدِ مُراد کو پورا کرنے والی ثابت ہو جاوے.....

عام طور پر ہم دنیا میں دیکھتے ہیں کہ ایک سائل جب کسی دروازے پر مانگنے کے لیے جاتا ہے اور نہایت اضطراب اور عاجزی سے مانگتا ہے اور کچھ دیر تک جھڑکیاں کھا کر بھی اپنی جگہ سے نہیں ہٹتا اور سوال کیے جاتا ہے تو آخر اس کو بھی گھر والے کو۔ (ناقل) کچھ شرم آ ہی جاتی ہے۔ تو کیا دعا کرنے والے کا ایک معمولی سائل جتنا بھی استقلال نہیں ہونا چاہیئے خدا تعالیٰ جو کریم ہے اور حیا رکھتا ہے۔ جب دیکھتا ہے اس کا عاجز بندہ ایک عرصہ سے اس کے آستانہ پر گرا ہوا ہے تو کبھی اس کا انجام بد نہیں کرتا..... انسان اگر تقویٰ اختیار کرے۔ خدا تعالیٰ کا ہو جاوے تو دنیا میں اعلیٰ درجہ کی زندگی ہو۔ مگر شرط یہی ہے کہ صادق اور جوان مرد ہو کر دکھائے دل متزلزل نہ ہو اور اس میں کوئی آمیزش ریاکاری اور شرک کی نہ ہو..... ظاہری نماز اور روزہ اگر اس کے ساتھ اخلاص اور صدق نہ ہو کوئی خوبی اپنے اندر نہیں رکھتا..... غرض ساری لذت اور راحت دُکھ کے بعد آتی ہے۔ اسی لیے قرآن شریف میں یہ قاعدہ بتایا ہے اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا۔ اگر کسی راحت سے پہلے تکلیف نہیں تو وہ راحت راحت ہی نہیں رہتی۔"

(ملفوظات ۱۵ر جنوری ۱۹۰۳ء)

پس دعا کرنے والوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ دعا کو مخصوص طریق اور آداب کے مطابق کریں اور جیسی ضرورت ہے تو خدا کو اس کی متعلقہ صفت کا واسطہ دیکر التجا کی جائے۔

دعا کا صحیح طریق یہ بتایا گیا ہے کہ سب سے پہلے انسان خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرے پھر خدا کے محبوب اور اپنے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجے اور آخر پر پورے سوز اور اضطراب سے اپنی حاجت خدا کے حضور پیش کرے۔ اس طریق پر کی ہوئی دعا کے متعلق آتا ہے کہ اس کے قبول ہونے کی مکمل اُمید ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیں صحیح رنگ میں اپنے دربار میں دعا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہماری دعاؤں کو قبولیت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

دعا کی تاثیرات

اب یہ امر غور طلب ہے کہ آیا خدا نے کبھی کسی انسان کی کوئی دعا قبول کی بھی ہے یا نہیں۔ چنانچہ ایک دو یا دس۔ بیس نہیں۔ سینکڑوں ہزاروں مثالیں ملتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں نے دعائیں کیں تو خدا تعالیٰ نے ان کو سنا اور قبول کیا۔

حضرت نوح علیہ السلام

حضرت نوح علیہ السلام جب دنیا کی رشد و ہدایت کے لیے مبعوث ہوئے۔ تو چند ایک نیک فطرت لوگوں کے سوا باقی تمام لوگ مخالفت پر اتر آئے۔ ہر طرح سے اذیتیں دی گئیں حتیٰ کہ انکا جینا دوبھر کر دیا۔ ان حالات میں آپ نے اپنے مولیٰ کریم سے یہ دعائیں کیں

• رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ۝

(المؤمنون آیت: ۴۰)

اے میرے ربّ ان لوگوں نے تو مجھے جھٹلا دیا ہے۔ پس تو ہی میری مدد فرما۔

• رَبِّ اِنَّ قَوْمِیْ كَذَّبُوْنِ ۝ فَافْتَحْ بَیْنِیْ وَبَیْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِیْ وَمَنْ مَّعِیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝

اے میرے اللہ! میری قوم نے مجھے جھٹلا دیا ہے۔ پس تو میرے اور ان کے درمیان ایک قطعی فیصلہ فرما اور مجھے اور میرے ساتھی مومنوں کو شر سے محفوظ رکھ لے۔

(سورۃ الشعراء: ۱۱۸۔ ۱۱۹)

فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ۝

(سورۃ القمر: ۱۱)

اے میرے ربّ! مجھے دشمن نے مغلوب کر لیا ہے۔ پس اب تو مدد کر۔

ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق حضرت نوح علیہ السلام کی دعاؤں کو سنا اور تاثیر یوں دکھائی کہ ایک بہت بڑا سیلاب آگیا۔ جس سے حضرت نوح علیہ السلام اور آپ کے مومن ساتھی تو بچا لیے گئے اور کفار کو پہاڑوں کی چوٹیاں بھی نہ بچا سکیں۔ وہ جو اپنی دنیا پر بھروسہ کیے ہوئے اپنی طاقت کے گھمنڈ میں تھے سب کے سب غرق کیے گئے

حضرت ابراہیم علیہ السلام

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا کے حکم کے موافق اپنی اہلیہ حضرت ہاجرہ اور اپنے لختِ جگر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ایک غیر ذی زرع وادی میں چھوڑا اور یہ دعا کی۔

• رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ۝

(سورۃ البقرہ: ۱۲۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ اے میرے رب تو اس جگہ کو امن والا شہر بنا دے اور اس کے باشندوں میں سے جو اللہ اور آنے والے دن پر ایمان لائیں پھلوں سے رزق دے"۔

آپ کی یہ دعا خدا نے قبول فرمائی اور وہاں ایک ایسا پُرامن شہر بنا کہ جس میں جنگ وجدال حرام ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے قبل مکہ پر دو حملے ہوئے تھے لیکن دشمنوں نے بغیر جنگ کے ہی شکست کھائی تھی اور آج وہاں دنیا بھر کے میوے اور پھل پہنچ رہے ہیں جو اس امر کا ثبوت ہے کہ دعاؤں میں خاص برکت اور تاثیر ہوتی ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان لوگوں کی آئندہ رشد و ہدایت کے لیے بھی دعا کی:

- رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

(البقرہ ع ۱۵)

کہ اے ہمارے رب! تو انہیں میں سے ایک ایسا رسول مبعوث فرما جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور انہیں کتاب و حکمت سمجھائے اور ان کو پاک کرے یقیناً تو ہی غالب اور حکمت والا ہے۔

چنانچہ خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس دعا کو سنا اور قبول کیا اور اس دعا کی قبولیت کے نتیجہ میں آنحضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر خود یہ اعلان فرمایا:-

كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنكُمْ يَتْلُوا عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ۝

(سورۃ البقرہ : ع ۱۶)

جس طرح ہم نے تمہیں میں سے ایک رسول بھیجا ہے جو تمہیں ہماری آیات پڑھ کر سناتا اور تمہیں پاک کرتا اور تمہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے اور تمہیں وہ کچھ سکھاتا ہے جو تم پہلے نہیں جانتے تھے۔

پس حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کے نتیجہ میں جب ہمارے آقا و مولےٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو عرب کی جاہل اور بت پرست قوم جیوانوں سے انسان بن گئی۔ انسان سے باخدا اور باخدا سے خدا نما انسان بن گئی۔ اور ساری دنیا کی استاد قرار دی گئی۔

حضرت عیسےٰ علیہ السلام

حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے جب خدا کی طرف سے حکم پاکر اعلان حق بلند کیا۔ اور بنی اسرائیل کو ایک خدا کی طرف بلایا تو یہود نامسعود آپ کے مخالف ہو گئے۔ اور آپ کو ہر طرح سے تکالیف پہنچاتے رہے آخر کار آپ کو کمزور جان کر آپ پر وطن کی غداری کا مقدمہ بنایا گیا اور آپ کو صلیب پر چڑھا دیا گیا۔ ایسے وقت میں آپ نے اپنے آسمانی آقا کو چیخ چیخ کر اور آنسو بہا بہا کر پکارا۔ الٰہی الٰہی لِمَا شَبَقْتَنِی (متی - ۲۷/۴۶) کہ اے میرے اللہ! اے میرے اللہ! آج تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کی دعا کو شرف قبولیت بخشا۔

حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

جب ہم آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی طرف نگاہ دوڑاتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ آپ کی زندگی میں قبولیتِ دعا کے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں ایسے واقعات رونما ہوئے ہیں جو آپ کی تضرعات کا نتیجہ تھے۔ ادھر حضور نے دعا کی خدایا دو عمروں میں سے ایک عمر اسلام کو دے دے۔ ادھر خدا نے آپ کی دعا کو قبول فرمایا اور عمرؓ خود بخود اسلام لے آئے اور فاروق کا لقب پایا۔

آپ کی دعاؤں کے نتیجہ میں اس قدر عظیم الشان فتوحات ہوئیں کہ تمام دنیا کے رنگ ڈھنگ کو بدل کر رکھ دیا۔ یہ محض آپ کی دعاؤں کا اثر تھا ورنہ صحابہ کرامؓ کی مادی طاقت کا تو یہ حال تھا کہ جنگ بدر میں صحابہؓ کے پاس لکڑی کی تلواریں تھیں اور صرف دو گھوڑے تھے مگر خدا نے نہ صرف آپ کو فتح عظیم سے نوازا بلکہ حضورؐ کی یہ دعا بھی قبول فرمائی کہ اے میرے مولیٰ ان آئمۃ الکفر کو خود سنبھال۔ چنانچہ بڑے بڑے کفار ان مکہ اسی جنگ میں مارے گئے۔

آپ کی دعاؤں نے جو تاثیر صحابہ کرامؓ کے وجودوں میں دکھائی اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہؑ فرماتے ہیں:-

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گذرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہو گئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں ایک دفعہ ایسا انقلاب برپا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور کسی کان نے کچھ سُنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا۔ وہ ایک فانی فی اللہؓ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا۔" (برکات الدعا)

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل اور برکت سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی دعاؤں کو بھی غیر معمولی برکت خدا نے بخشی جس کے بارہ میں حضور خود فرماتے ہیں:-

"میری تیس ہزار دعائیں کم از کم قبول ہوئیں۔" (ملفوظات جلد اوّل)

حضور کی قبول ہونے والی دعاؤں میں سے بعض تو محیر العقول ہیں

- عبدالکریم نامی شخص جسے باؤلے کتے نے کاٹا تھا اور بڑے بڑے ڈاکٹروں نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ SORRY NOTHING CAN BE DONE FOR ABDUL-KARIM.

جب حضور کو علم ہوا تو فرمایا اب ہم عبدالکریم کے لئے دعا کریں گے چنانچہ ڈاکٹروں کا لاعلاج مریض آپ کی دعا سے صحت یاب ہو گیا۔ اسی لئے تو آپ فرماتے ہیں۔

"جس قدر ہزاروں معجزات انبیاء سے ظہور میں آئے ہیں یا جو کچھ کہ اولیائے کرام ان دنوں تک عجائب کرامات دکھاتے رہے ہیں۔ اس کا اصل منبع یہی دعا ہے" (برکات الدعا)

پھر فرمایا:-

"جو کچھ ہوگا دعا ہی کے ذریعہ سے ہوگا ہمارا ہتھیار تو دعا ہے اس کے سوا کوئی اور ہتھیار میرے پاس نہیں۔

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۸)

آج بھی دعاؤں کا وقت ہے چاہیئے کہ ہم راتوں کو اٹھیں اور اپنی دعاؤں سے راتوں کو گرم کر دیں۔ اور خدا تعالےٰ کو اس کی صفات کا واسطہ دے دے کر اس سے دعائیں مانگیں اپنی چیخ و پکار کو اس انتہا تک پہنچا دیں کہ ساتوں آسمانوں کو چیرتی ہوئی خدا تعالےٰ کے دربار میں قبولیت کا شرف پا جائے۔ موجودہ حالات کو یاد کر کر کے خدا سے یہ التجا کریں۔

شور کیسا ہے تیرے کوچہ میں لے جلدی خبر
خوں نہ ہو جائے کسی دیوانۂ مجنوں دار کا
کچھ خبر لے تیرے کوچہ میں یہ کس کا شور ہے
خاک میں ہوگا یہ سر۔ گر تو نہ آیا بن کے یار

پس اے ہمارے آسمانی آقا! اب تو خود عدالت فرما کر دنیا سے عدل و انصاف کا نام بھی مٹا جاتا ہے۔ اور ہماری اس دعا کو پوری شان کے ساتھ پورا فرما۔

اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ صلے اللہ علیہ وسلم

وقفِ عارضی کی اہمیت

قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر سیدنا حضور رحمہ اللہ تعالیٰ "وقفِ عارضی کے متعلق" فرماتے ہیں:-

"جو منصوبہ میں نے اس وقت جماعت کے سامنے بڑے مختصر الفاظ میں پیش کیا ہے وہ تربیتی میدان کا منصوبہ ہے۔ ہمیں اس پر عمل کر کے سب جماعتوں اور سارے احمدیوں کو تدبیر اور دعا کے ذریعہ سے چست کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ وما توفیقی الا باللہ"۔

احباب سے درخواست ہے کہ اس نہایت ہی اہم تحریک میں حصہ لے کر اس بابرکت تربیتی منصوبہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی پوری پوری کوشش فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقفِ عارضی ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار کی بیٹی عمر ۸ ماہ کی دائیں ٹانگ کی ہڈی دو جگہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ بچی اس وقت بڑی تکلیف میں ہے۔ احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست ہے کہ دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ بچی کو تکلیف سے جلد نجات دلائے اور صحت اور سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔

(ملک خالد محمود۔ المحمود۔ اقصیٰ روڈ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری کی یاد میں

مکرم محمد انیس الرحمٰن صاحب شاہد سابق مربی انگلستان
حال مربی سلسلہ ملتان

احباب جماعت یہ خبر سن چکے ہیں کہ محترم مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری یکم ستمبر کو وفات پا چکے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مکرم مولانا صاحب مرحوم سلسلہ احمدیہ کے ایک جید عالم مناظر ادیب اور بلند پایہ شاعر تھے۔ آپ کی وفات سے ملک، قوم عموماً اور جماعت احمدیہ خصوصاً ایک عظیم سپوت سے محروم ہوگئی ہے آپ نے معاشرہ کی بہبودی اور بھلائی کے لئے متعدد مضامین لکھے۔ اور بروقت بہت سے مسائل اور اہم امور کی طرف وقتاً فوقتاً توجہ دلاتے رہتے تھے۔ معاشرہ کی خرابی اور بدامنی ان کو ہمیشہ فکرمند رکھتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ وہ جماعتی اخبارات و رسائل میں ایک نمایاں قلم کار کا کردار ادا کرتے تھے۔ ان کی نظر معاشرہ پر بہت عمیق ہوتی تھی۔ ان کو مطالعہ کا بہت شوق تھا ملکی اخبارات رسائل اور کتب کا بہت وسیع مطالعہ رکھتے تھے۔ وہ میدان قلم میں ایک کامیاب شاہسوار تھے۔ ان کے سینکڑوں مضامین اخبارات کی زینت بنتے رہتے تھے۔

مکرم مولانا صاحب مرحوم ایک نہایت کامیاب مربی تھے۔ یہی وجہ ہے کہ مرکز سلسلہ نے انہیں متعدد ممالک میں تعلیم و تربیت کے لئے بھیجا۔ افریقہ کی سرزمین میں انہیں خاص طور پر نمایاں کام کرنے کی توفیق ملی۔ نیز انگلستان، جزائر فجی، ملائشیا وغیرہ بلاد میں بہت مستعدی سے اور کامیابی سے سلسلہ کے کاموں میں منہمک رہے۔ جن ممالک میں مولانا صاحب تشریف لے گئے وہاں کے متعدد سرکردہ سربراہان مملکت اور اہم عہدوں پر فائز لوگوں سے ان کے مراسم رہے اور نہایت کامیابی سے خدمات سلسلہ بجا لاتے رہے۔ اسی طرح مذکورہ ممالک کے اخبارات و رسائل میں مولانا صاحب کے مضامین چھپتے اور وہاں کے مسائل پر سیر حاصل بحث کرتے۔

مکرم مولانا صاحب کو اشاعت دین کا ایک جنون تھا اور خدمت خلق کرنے میں وہ ایک لذت اور سرور محسوس کرتے۔ طبیعت نہایت مرنجاں مرنج تھی ہنس مکھ اور بہت ملنسار تھے۔ لطائف و ظرائف سے اپنے ماحول کو بہت متاثر کرتے۔ حلقۂ احباب بہت وسیع تھا۔

تقریر و تحریر میں ان کو ایک خاص ملکہ حاصل تھا۔ بہت جلد سائل کے سوال کو سمجھ جاتے اور نہایت تسلی بخش جوابات دیتے۔ مجھے ان سے پہلی مرتبہ ۱۹۶۰ء میں تعارف حاصل ہوا جبکہ آپ مغربی افریقہ سے واپس وطن پہنچے اور جامعہ احمدیہ میں بیرون ممالک میں خدمت دین کے موضوع پر خطاب فرمایا تھا۔ مولانا صاحب مرحوم واقفین زندگی سے ایک خاص محبت اور لگاؤ رکھتے تھے اور بہت سے لوگوں کو وقف کی تلقین کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ اپنے دو بچوں محمد رفیق صدیق اور محمد منیر صدیق کو وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخل کروایا تھا یہ صاحبان کچھ عرصہ میرے ساتھ بھی تعلیم حاصل کرتے رہے۔ انکی بڑی خواہش تھی کہ ان کے دو بچے بھی اس میدان میں کامیاب ہوں۔

گزشتہ ۲۵ سال سے میرا ان کے ساتھ تعلق رہا اور ہر ملاقات اور گفتگو میں میدان عمل کے دلچسپ واقعات سناتے جن سے اس عاجز کو بہت فائدہ ہوا ہے دوسری جنگ عظیم کے دوران وہ انگلستان میں تھے۔ جنگ کے خوفناک حالات اور واقعات سناتے کہ کس طرح انسان انسان کے خون سے ہولی کھیلتا رہا۔ اس طرح وہ میدان عمل کے واقعات کے ضمن میں انگلستان کے ہائیڈ پارک میں تقاریر کرنے کا ذکر بھی فرماتے۔

الغرض مولانا صاحب میدان عمل میں پیش آنے والی مشکلات اور نامساعد حالات اور دشواریوں کو تفصیل سے بیان فرماتے اور نصیحت فرماتے کہ آپ لوگ میدان عمل میں جائیں گے تو استقلال، صبر اور ہمت سے کام کریں۔ یہ راہ نہایت صبر آزما اور مستقل مزاجی کو چاہتی ہے۔ تحمل اور قوت برداشت سے ہی میدان عمل میں کامیابی ہوگی۔ وہ دعاؤں کی طرف بھی خصوصی توجہ دلاتے تھے۔

مکرم مولوی صاحب کو اردو زبان کے علاوہ انگریزی اور عربی زبان پر بھی دسترس حاصل تھی۔ خاکسار نے دو تین مرتبہ اپنے مضامین کی بھی ان سے تصحیح کروائی۔ وہ عربی اور انگریزی میں تحریر کے ساتھ ساتھ تقریر کرنے میں بھی بہت مہارت رکھتے تھے۔

مکرم مولانا صاحب مرحوم کو شعر و شاعری سے بہت گہرا تعلق تھا اور آخر دم تک خدمت سلسلہ میں مصروف رہے چنانچہ وفات سے ایک ہفتہ قبل بھی ان کی ایک نظم اخبار الفضل میں شائع ہوئی ہے۔ ان کی شاعری دل کی گہرائی سے نکلی ہوئی معلوم ہوتی۔ وہ اپنے جذبات کو پوری طرح ادا کرتے۔ ان کی شاعری میں کسی قسم کا تصنع نہ ہوتا۔ اشعار نہایت عام فہم اور سادہ ہوتے اور یہ مضامین سیدھے دل پر اثر کرتے۔ انہوں نے "نغماتِ صدیق" اور "دل کی دنیا" کے نام سے دو شعری مجموعے شائع فرمائے جو بہت مقبول ہوئے۔ اپنے اشعار کا مجموعہ "دل کی دنیا" خاکسار کو انگلستان میں رجسٹری کر کے بھجوایا جبکہ یہ عاجز وہاں بطور مربی انگلستان کام کر رہا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پرانے واقف کار اور تعلق داروں سے ان کا رابطہ کتنا گہرا رہتا تھا۔ اپنے پرانے دوستوں اور احباب کا بہت خیال رکھتے تھے۔ اپنے استادوں کی بہت قدر کرتے اور خاص کر حضرت مولانا ابو العطاء اور حضرت مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل مرحوم کا اکثر تذکرہ فرماتے۔ ان کے علاوہ دیگر علمائے سلسلہ کے پاس اکثر جاتے اور ان سے تبادلہ خیالات فرماتے۔ مذکورہ ہر دو فاضل علماء سلسلہ اپنے اس لائق فائق شاگرد کی تعریف فرماتے۔ اور ان کی حوصلہ افزائی اور دلداری فرماتے۔ اللہ تعالیٰ ان تینوں بزرگوں کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے آخر دم تک خدمت سلسلہ کی توفیق طاقت اور ہمت عطا فرمائے مکرم مولانا صاحب مرحوم کو خلافت سے بہت محبت لگاؤ اور وابستگی تھی۔ اور فرماتے تھے کہ خلافت کی برکات اور اس کے فیوض سے ہی ہم دنیا و آخرت میں فلاح اور کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ ہمیں اپنے خلفاء سے بہت مضبوط تعلق پیدا کرنا چاہیئے۔ الغرض مولانا صاحب مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ ایک لمبا عرصہ سے دل کے عارضہ میں مبتلا تھے۔ بہت سے مصائب اور مشکلات کا ان کو سامنا کرنا پڑا۔ ان تمام مشکلات میں صبر اور استقلال سے قائم رہے اور وفاداری سے خدمت سلسلہ انجام دیتے رہے۔

اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور جملہ مساعی جمیلہ کا اجر عظیم عطا فرماتے ہوئے اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین یا رب العالمین۔

درخواستہائے دعا

○ خاکسار کی چھوٹی بچی اور چھوٹا بھائی چند دنوں سے بیمار ہیں۔ نیز خاکسار کو کچھ پریشانیاں لاحق ہیں۔
(نذر محمد - نواب شاہ)

○ مکرم پیر حمید عالم سجاد صاحب آف لندن کی صحت اور ملازمت میں ترقی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(طاہر عدنان - دارالصدر شرقی ربوہ)

○ مکرمہ امۃ اللطیف صاحبہ کی ہمشیرہ ام صالحہ کینسر میں مبتلا ہیں نیز ان کے چھوٹے بھائی ناصر احمد بعارضہ درد گردہ اور السر بیمار ہیں۔
(تنویر احمد - واہ کینٹ)

○ امۃ العزیز راشدہ صاحبہ آف بدوملہی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(خواجہ مسعود احمد بدوملہی)

○ برادرم بشیر احمد رہاں آف کروندی بعارضہ قلب ایک ماہ سے بیمار ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں نیز ان کی والدہ صاحبہ بھی بیمار چل آ رہی ہیں۔
(محمد شریف - دارالصدر شرقی)

○ خاکسار چند دنوں سے بیمار ہے۔
(محمد انور خاں - پوہلہ ضلع سیالکوٹ)

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

گمشدگی سائیکل

خاکسار کا نیا سائیکل پیکو کالے رنگ کا ۲۲" ڈبل فریم مورخہ ۱۴ ستمبر ۸۴ء الوان محمود سے آٹھ بجے شب گم ہوگیا ہے اگر کسی صاحب کو ملے تو خاکسار کو پہنچا کر عنداللہ ماجور ہوں۔
(محمد عبداللہ خان عابد
انعام الیکٹرانکس - اقصیٰ روڈ - ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا!

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لیئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر:- ۲۵۵۸۶

میں فہیم احمد ولد احمد دین قوم جٹ پیشہ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ ۸ ۲۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے بصورت الاؤنس مل رہے ہیں میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الراقم: فہیم احمد
مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ
سیکرٹری ایریا ربوہ۔

گواہ شد نمبر ۱:- مبارک احمد بسرا
مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ
حدیقۃ المبشرین ربوہ وصیت نمبر ۲۲۵۵۷۔

گواہ شد نمبر ۲:- احمد دین صاحب
۴۳/۱۵ نیکٹری ایریا ربوہ۔
وصیت نمبر ۱۱۰۰۰۔

مسل نمبر ۲۵۵۸۷

میں فاطمہ بی بی زوجہ عزیز الدین صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۴-۵-۱۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

حق مہر ---- ۵۰۰/- روپے
زیور بوزن ۲ تولہ ---- مالیتی ۱۰۰۰/- روپے

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔

میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الراقمہ: فاطمہ بی بی
۲۳/۱ دارالفضل ربوہ۔

گواہ شد نمبر ۱:- عزیز الدین صاحب خاوند موصیہ۔

گواہ شد نمبر ۲:- صدیق احمد صاحب
۲۳/۱ دارالفضل ربوہ۔

"قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا"
(البقرۃ: ۱۸۴)
لوگوں کے ساتھ ملاطفت کے ساتھ کلام کیا کرو۔

بعض جوشیلے افراد جماعت کو تنبیہ

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:-

"جماعت کے باہم اتفاق و محبت پر میں پہلے بہت دفعہ کہہ چکا ہوں کہ تم باہم اتفاق رکھو اور اجتماع کرو۔ خدا تعالیٰ نے ..... یہی تعلیم دی تھی کہ تم وجود واحد رکھو۔ ورنہ ہوا نکل جائے گی۔ نماز میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر کھڑے ہونے کا حکم اسی لئے ہے کہ باہم اتحاد ہو۔ برقی طاقت کی طرح ایک کی خیر دوسرے میں سرایت کرے گی۔ اگر اختلاف ہو۔ اتحاد نہ ہو تو پھر بے نصیب رہو گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آپس میں محبت کرو اور ایک دوسرے کے لئے غائبانہ دعا کرو۔ اگر ایک شخص غائبانہ دعا کرے۔ تو فرشتہ کہتا ہے کہ تیرے لئے بھی ایسا ہی ہو۔ کیسی اعلیٰ درجہ کی بات ہے۔ اگر انسان کی دعا منظور نہ ہو تو فرشتہ کی تو منظور ہوتی ہے۔ میں نصیحت کرتا ہوں اور کہنا چاہتا ہوں کہ آپس میں اختلاف نہ ہو..... ..... جیسے طبی مسئلہ ہے کہ جب تک بعض امراض میں قلع قمع نہ کیا جاوے مرض دفعہ نہیں ہوتا۔ میرے وجود سے انشاء اللہ ایک صالح جماعت پیدا ہوگی۔ باہمی عداوت کا سبب کیا ہے۔ غل ہے۔ رعونت ہے۔ خود پسندی ہے اور جذبات ہیں۔ میں نے بتلایا ہے کہ میں عنقریب ایک کتاب لکھوں گا اور ایسے تمام لوگوں کو جماعت سے الگ کر دوں گا جو اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکتے اور باہم محبت و اخوت سے نہیں رہ سکتے۔ جو ایسے ہیں وہ یاد رکھیں کہ وہ چند روزہ مہمان ہیں۔ جب تک کہ عمدہ نمونہ نہ دکھلائیں۔ میں کسی کے سبب سے اپنے اوپر اعتراض لینا نہیں چاہتا۔ ایسا شخص جو میری جماعت میں ہو کہ میرے منشاء کے موافق نہ ہو۔ وہ خشک ٹہنی ہے۔ اس کو اگر باغبان کاٹے نہیں تو کیا کرے۔ خشک ٹہنی۔ دوسری سبز شاخ کے ساتھ رہ کر پانی تو چوستی ہے مگر وہ اس کو سرسبز نہیں کر سکتی بلکہ وہ شاخ دوسری کو بھی لے بیٹھتی ہے۔ پس ڈرو میرے ساتھ وہ نہ رہے گا جو اپنا علاج نہ کرے گا۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۴۸-۴۹)

(نظارت اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

دعوت ولیمہ و درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر کرنل عباد اللہ صاحب کچلو کی کوٹھی ۷۵ E بلاک سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی میں مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۸۴ء شام ۸ بجے وسیع پیمانہ پر دعوت ولیمہ کا اہتمام ہوا جس میں مقامی جماعت کی ایک کثیر تعداد کے علاوہ کچلو صاحب کے رشتہ داروں نے کافی تعداد میں شرکت کی۔

عزیزم سعد اللہ ثاقب کچلو فرزند کرنل عباد اللہ صاحب کچلو کا نکاح عزیزہ امۃ الرفیق صاحبہ بنت مکرم محمد نصیب صاحب عارف کی صاحبزادی کے ساتھ اور عزیزم حاجی اسد اللہ غالب کچلو کا نکاح عزیزہ نصرت صاحبہ دختر خواجہ محمد اکرم صاحب صدر حلقہ کیرج فیکٹری اسلام آباد کے ساتھ طے پایا تھا۔ دعوت ولیمہ کے اختتام پر امیر صاحب ضلع راولپنڈی مکرم جناب چوہدری احمد جان صاحب نے دعا کرائی۔

احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں رشتوں کو جانبین کے لئے اور جماعت کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین!

(عبد الغفار ڈار صدر حلقہ سیٹلائٹ ٹاؤن غربی راولپنڈی)

دعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ امینہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر عبد الاحد صاحب سابق ڈائریکٹر فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ربوہ۔ ایک لمبی بیماری کے بعد مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۸۴ء کو بروز اتوار بوقت ۱ بجے دوپہر اسلام آباد میں رحلت فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ چھ ہفتوں سے بے ہوش تھیں، ہر ممکن علاج کیا گیا لیکن صحت بحال نہ ہو سکی اور بیماری کے دوران ہی اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملیں۔ مرحومہ کی اولاد میں تین بیٹے۔ خاکسار اور ادریس احمد اور کرنل عثمان احمد اور دو بیٹیاں عزیزہ امۃ المتین حال نائیجیریا اور امۃ الجمیل اسلام آباد میں۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

(منیر احمد فرخ۔ اسلام آباد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیارے فرزند علی کی المناک وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت دکھ اور افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ عزیزم مکرم فرزند علی ابن مکرم محمد الدین صاحب مرحوم و برادر اصغر مکرم احمد الدین صاحب سپرنٹنڈنٹ وکالت مال اوّل بقضائے الٰہی ۱۵/۹/۸۴ کو ۱۱ بجے شب بعمر چالیس سال یو سی ایچ لاہور میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن!

عزیز مرحوم پہلے تحریک جدید میں وقف زندگی کا رکن تھے پھر چند سال بحرین میں کسب معاش کے سلسلہ میں گزارے۔ جنوری ۱۹۷۹ء سے بطور کارڈ رائٹر میرے ساتھی بنے۔ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد معلوم ہوا کہ عزیز مرحوم بہت سی خوبیوں کا مالک ہے۔ احمدیت کا مخلص، بیباک اور نڈر مجاہد ہے۔ بہت محنتی۔ دیانتدار اور ہر فن مولا ہے اور ہر جہت سے قابل اعتماد ساتھی ہے۔ اس نے نہ صرف کارڈ رائٹری کی بلکہ میری دکان کے کاروبار خصوصاً حساب کتاب کو بہت عمدگی سے سنبھالا۔ دفتر صدر عمومی میں میرا ہر کام میں ہاتھ بٹایا۔

۲۶ مئی ۱۹۸۴ء کے بعد تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ مرکز اور احمدیت کے ہر کام کے لئے آتش بگام ہے۔ چوبیس گھنٹے دفتر صدر عمومی میں ڈیوٹی دی جس وقت بھی ضرورت پڑی ہم نے اسے مستعد پایا۔ میرے جیل جانے کے بعد تو وہ دیوانوں کی طرح بھاگا۔ اپنے اوپر نیند اور آرام حرام کر لیا۔ گھر بار کی خبر نہ رہی۔ آخر جب ہم مورخہ ۱۵/۹ کو رہا ہو کر گھر آئے تو اس کی اور اس کے اہل و عیال کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ لیکن اس نیک بخت فرزند احمدیت کی خوشی عارضی ثابت ہوئی۔ صرف آٹھ روز بعد وہ ایسی خطرناک مرض میں مبتلا ہوا جس سے وہ جانبر نہ ہو سکا۔ پندرہ سال قبل اسے خون کی الٹیاں آئی تھیں۔ ڈاکٹر الطاف حسین راٹھور نے فیصل آباد میں اس کا کامیاب آپریشن کیا اور ہدایت کی کہ تمہارا آپریشن بہت پیچیدہ اور مشکل تھا۔ اب آئندہ تم تھکاوٹ، اور تنگ و دو سے پرہیز رکھنا۔ اگر خدانخواستہ تمہیں پھر خون کی الٹیاں آئیں تو تمہارا بچنا مشکل ہوگا۔ لیکن اس دلیر اور بہادر نوجوان نے ان مشکل حالات میں اپنی صحت کی کوئی پرواہ نہ کی۔ اپنا گھر بار اور بال بچے بھول گیا۔ صرف کام کی دھن تھی۔ آخر پندرہ سال پہلی مرض نے پھر حملہ کیا جو اس مجاہد کے لئے جان لیوا ثابت ہوئی۔ وہ زندہ ہے اور زندہ رہے گا۔ انشاء اللہ! وہ ہم سب پر فوقیت لے گیا۔ بعد میں آیا اور آگے نکل گیا۔ اپنے گفتار و کردار سے احمدیت کے لئے قربان ہونے کا نمونہ چھوڑ گیا۔

اللہ اسے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ایک بیوہ اور نو بچے چھوڑے ہیں۔ خدا کے فضل و رحم کا سایہ ہر آن ان کے سروں پر رہے۔ آمین

عزیز مرحوم نے میری نہایت اخلاص اور محبت کے ساتھ خدمت کی۔ میرا دل اس کی جدائی سے حزیں ہے۔ آنکھیں اشکبار ہیں۔ اس کی جدائی کا نقصان ایسا نقصان ہے جو شاید ہی پورا ہو۔ واللہ اعلم

۱۵ ستمبر ۱۹۸۴ء کو بیت الہدیٰ سے ملحقہ احاطہ میں بعد نماز عصر محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر اعلیٰ ثانی صدر انجمن احمدیہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جنازہ میں احباب جماعت کی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی۔ شام ۴ بجے عزیز کو قطعہ قبرستان عام ربوہ میں دفن کر دیا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن!

(خورشید احمد - صدر عمومی ربوہ)

شالیمار کوچنگ سروس

ربوہ سے جھنگ سے کبیر والا
ربوہ سے ملتان

ہماری ایئر کنڈیشنڈ اور آرام دہ فلائنگ کوچز کی سروس شروع ہو چکی ہے۔ خواہشمند حضرات اس نادر موقع سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔

بکنگ کے لئے:

المحمود ٹریولز گورنمنٹ لائسنس 564
اقصیٰ روڈ ربوہ فون 493

"ارشاداتِ عالیہ" (بقیہ صفحہ اوّل)

سو تقویٰ سے پورا حصہ لو۔ اور خدا ترسی کا کامل وزن اختیار کرو اور دعاؤں میں لگے رہو تا تم پر رحم ہو۔ تم میں سے کون ہے کہ جو بھوک کے وقت صرف روٹی کے نام سے سیر ہو سکتا ہے یا صرف ایک دانہ سے پیٹ بھر سکتا ہے۔ ایسا ہی تم خدا کو راضی نہیں کر سکتے۔ جب تک پورے طور پر متقی نہ بن جاؤ اپنے دشمنوں کے نفسانی جوشوں کا مقابلہ مت کرو تا تم بھی ایسے ہی نہ ہو جاؤ کیونکہ جاہل کا مقابلہ صرف جہالت کے ذریعہ سے ہی ہو سکتا ہے۔ پس اگر وہ تمہیں ستاویں اور دکھ دیں یا تمہیں جوش دلانے کے لئے میری نسبت سب و شتم اور دشنام دہی اور ہتک کا طریق اختیار کریں تو تم صبر کرو اور چپ رہو تا وہ خدا جو تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کو آسمان پر دیکھتا ہے۔ تمہیں بدلہ دے۔ یقیناً سمجھو کہ یہ وہ دن آ رہے ہیں کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ایسی سختی کے دن کبھی عام طور پر دنیا پر نہیں آئے۔ ایسا ہوا تا وہ پیشگوئیاں پوری ہو جائیں جو ابتداء سے نبیوں نے کی تھیں ..... خدا ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ کس کی زندگی لعنتی اور کس کی زندگی پاک ہے۔ پس تم ایسے دردناک دعاؤں میں لگ جاؤ کہ گویا مر ہی جاؤ تا دوسری موت سے خدا تمہیں بچا دے۔ دنیا کے لئے بڑی گھبراہٹ کے دن ہیں۔ مگر دنیا نہیں سمجھتی۔ لیکن کسی دن سمجھے گی۔ دیکھو میں اس وقت اپنا فرض ادا کر چکا ہوں اور قبل اس کے کہ تنگی کے دن آویں میں نے اطلاع دے دی ہے۔"

اعلان برائے انتخاب صدر و نائب صدر موصیان

جملہ ایسی جماعتہائے احمدیہ جہاں پر مجالس موصیان قائم ہیں کے امراء و صدر صاحبان کی توجہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صدر و نائب صدر موصیان کی منظوری کی میعاد ۳۰/۶/۸۴ کو ختم ہو گئی ہے۔ لہٰذا فوری طور پر صدر و نائب صدر موصیان کا مندرجہ ذیل قواعد کے مطابق انتخاب کروا کر مجلس کارپرداز کی خدمت میں بھجوا دیا جائے۔

۱۔ جس جگہ کم از کم دو موصی بھی ہوں وہاں مجلس قائم کی جائے۔

۲۔ انتخاب کے لئے کورم سو فیصد ہے صرف بیمار اور مسافر اور معذور کا استثناء ہوگا۔

۳۔ مجلس موصیان کا صدر منتخب کر کے امیر جماعت یا پریذیڈنٹ اطلاع دیں۔

۴۔ حضور کی منظوری کے بعد صدر مجلس موصیان مقامی مجلس عاملہ کا رکن بھی قرار پائے گا۔ مستورات کی مجلس موصیات کی صدر نائب صدر کہلائیں گی۔ ہر دو مجالس کی میٹنگ الگ الگ ہوا کرے گی۔ تاکہ حضور کے پروگرام کو عملی جامہ پہنایا جائے۔

۵۔ قیام مجلس موصیان اور انتخاب صدر کے لئے جماعتوں کے صدر صاحبان اور امراء صاحبان اضلاع اور مربیان سلسلہ ذمہ دار ہیں۔ زیادہ سے زیادہ تین ماہ میں یہ انتخابات مکمل ہو جانے چاہئیں۔

۶۔ اس سلسلہ میں مزید کارروائی اور ریکارڈ بہشتی مقبرہ کے ذریعہ ہوگی۔

(ناظر اعلیٰ)